وقفیہ جائداد سے متعلق دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علوم سہارنپور کے فتوے

مورخہ ۸؍رجب ۱۴۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں: (نوٹ: دونوں اداروں کے فتوؤں کی اصل کاپی محترم چیئرمین مدھیہ پردیش وقف کے سامنے دیکھی جاسکتی ہے۔)

1	وقف کیا ہے اور اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟	**فتویٰ دارالعلوم دیوبند!** الجواب وباللہ التوفیق! اپنی مملوکہ وپسندیدہ چیز کو اپنی ملکیت سے نکال کر اللہ کی ملکیت میں دینے اور اس کی منفعت کو اپنے احباب کے درمیان صرف کرنے اور آخرت میں ابدی ثواب حاصل کرنے کیلئے، ایسا کرنے کو وقف کہتے ہیں۔ وقف مکمل ہونے کے بعد اس میں کسی طرح کا تصرف مثلاً اسے بیچنا، بدلنا، ہبہ کرنا، عاریت پر دینا، رہن رکھنا وغیرہ جائز نہیں۔ **فتویٰ مظاہر علوم سہارنپور** الجواب وباللہ التوفیق، (۱) کسی چیز کے عین کو باقی رکھکر اس کی منفعت کو صدقہ کردینا شرعاً وقف کہلاتا ہے۔ جو چیز وقف کردی جائے تو وہ وقف ہونے کے بعد واقف کی ملک سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی مِلک میں داخل ہوجاتی ہے، پھر کسی شخص کو خواہ واقف ہی کیوں نہ ہو اس میں کسی قسم کے مالکانہ تصرف کا اختیار باقی نہیں رہتا۔ چنانچہ نہ اس کو بیچا وخریدا جاسکتا ہے، نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے، نہ عاریت پر دیا جاسکتا ہے، نہ رہن رکھا جاسکتا ہے۔ الغرض اس میں کوئی ایسا تصرف نہیں کیا جاسکتا جو مقصدِ وقف کے خلاف ہو، خود واقف کو بھی اس کا اختیار باقی نہیں رہتا کہ اپنے سابق قول کے خلاف اس میں کوئی تصرف کرے۔ البتہ اگر وقف کرتے وقت اس نے اس طرح کی کوئی شرط لگادی ہو تو پھر بعض صورتوں میں اس کو اپنی موقوفہ شیٔ میں تصرف کا اختیار حاصل ہوجاتا ہے۔ فاذا تم ولزم لایملک ولایملک ولا یعار ولایرهن ویستثنیٰ من عدم تملیکهٖ مالوا شترط الواقف استبدالهٗ (درمختار مع الردجلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۳۵۲)
2	کیا واقف کی منشاء اس کے مرنے کے بعد تبدیل کی جاسکتی ہے؟	**فتویٰ دارالعلوم دیوبند** واقف کی غرض ومنشاء کا لحاظ کرنا ہر وقت ضروری ہے۔ واقف کے مقصد کے خلاف وقف کو استعمال کرنا جائز نہیں۔ مُراعَاۃُ غَرَضِ الْواقِفِیْنَ واَجِبَۃ۔ **فتویٰ مظاہر علوم سہارنپور** عام حالات میں واقف کے منشاء اور مقصد کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا، نہ خود اس کی زندگی میں اور نہ اس کے مرنے کے بعد۔ القضاء بخلاف شرط الواقف کالقضاء بخلاف النص لاینفذ (الاشباه والنظائر صفحه نمبر ۱۰۸) البتہ اگر موقوفہ شیٔ اس حالت میں پہنچ گئی ہو کہ بحالت موجودہ اس سے واقف کی تصریح کردہ منشاء کو پورا نہیں کیا جاسکتا اور موقوفہ شیٔ کو ضیاع کا خطرہ لاحق ہو تو پھر ایسی صورت میں حضرات فقہاء نے احیاءً للوقف اس منشاء کے مشابہ کسی دوسرے قریبی مصرف میں اس کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ ومثلهٗ حشیش المسجد وحصره مع الاستغناء عنهما وکذا الرباط والبئر اِذا لم ینتفع بهما فیصرف وقف المسجد والرباط والبئر والحوض اِلی اقرب مسجد او رباط او بئر او حوض الیه (در مع الرد جلد نمبر ۳ صفحه نمبر ۳۲۱)
3	کسی کا وقف کیا ہوا مکان کو ناجائز طریقے سے توڑ کر وقف کو حذف کر کے کیا اس جگہ کسی قسم کی تعمیر وقف بورڈ سے غیر منسلک لوگ کر سکتے ہیں؟	**فتویٰ دارالعلوم دیوبند** جی نہیں۔ ایسا کرنا درست نہیں۔ **فتویٰ مظاہر علوم سہارنپور** وقف میں ناجائز اور منشاء واقف کے خلاف تصرف کا اختیار کسی کو بھی حاصل نہیں ہوتا، نہ عام آدمی کو نہ متولی کو نہ وقف بورڈ کو نہ حاکم وقت کو، جیسا کہ الاشباہ کے حوالہ سے اوپر لکھا گیا۔ جائز تصرف کا اختیار شرعاً اس کے متولی ومنتظم کو ہوتا ہے جسکی نامزدگی کبھی خود واقف کی طرف سے ہوتی ہے۔ کبھی حاکم وقاضی کی طرف سے اور کبھی اہل محلہ کی طرف سے۔ صورتِ مسئولہ میں اگر واقف نے کسی خاص شخص کو متولی نامزد کرنے کے بجائے وقف بورڈ میں اس کو رجسٹرڈ کرایا ہو یا اس نے اِس بارے میں کچھ صراحت نہ کی ہو اور شرعی ضابطہ کی رُو سے کسی کو متولی مقرر نہ کیا گیا ہو تو پھر بحالت موجودہ وقف بورڈ اس کا نگراں ومتولی ہوگا۔ اس کی اجازت کے بغیر کسی غیر متعلقہ شخص کو اس میں کسی قسم کے تصرف کا اختیار نہیں ہوگا۔
4	کیا وقف بورڈ کا کوئی کرائیدار، کرایہ دینے سے بچنے کیلئے اس مکان کو مسجد میں دے سکتا ہے؟ کیا ایسی جگہ پر مسجد بنائی جاسکتی ہے؟ کیا اس میں نماز جائز ہے؟	**فتویٰ دارالعلوم دیوبند** جی نہیں! اسے مسجد میں دینا جائز نہیں۔ نہ وہاں مسجد بنانا جائز ہے۔ وہ مسجد شرعی نہ ہوگی یعنی اس میں نماز پڑھنے سے مسجد کا ثواب نہ ملے گا۔ **فتویٰ مظاہر علوم سہارنپور** اپنی مملوکہ شیٔ ہی کسی کو دی یا وقف کی جاسکتی ہے و شرطهٗ شرط سائر التبرعات .... افاد ان الواقف لابد ان یکون مالکاله وقت الواقف ملکا باتا الخ (در مع الرد جلد نمبر ۳ صفحه نمبر ۳۵۹) صورت مسئولہ میں چونکہ وہ مکان کرایہ دار کی مِلک نہیں ہے لہذا وہ مکان مسجد کو دینا اس کے لئے جائز نہیں ہے۔ نہ ایسے مکان وزمین میں مسجد بنانا درست ہے، ایسی مسجد میں نماز بھی مکروہ ہے۔
5	کیا وقف بورڈ کی اجازت کے بغیر واقف کا مکان حذف کر کے مسجد تعمیر کی جاسکتی ہے؟	**فتویٰ دارالعلوم دیوبند** جی نہیں! **فتویٰ مظاہر علوم سہارنپور** اس کا جواب نمبر ۳ سے واضح ہے۔
6	کیا کسی مفتی صاحب کو محکمہ اوقاف کی اجازت کے بغیر شرعاً یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس بات کا حکم کریں کہ " وقفیہ مکان کو مسجد کی تعمیر میں شامل کرلیا جائے "؟ اگر ہاں تو محکمہ اوقاف کے وجود کی کیا ضرورت ہے؟	**فتویٰ دارالعلوم دیوبند** کسی کو یہ حق حاصل نہیں۔ **فتویٰ مظاہر علوم سہارنپور** مذکورہ مفتی صاحب نے کس پس منظر میں یہ حکم اور فتویٰ دیا ہے، اس فتویٰ میں کیا سوال اور کیا جواب ہے؟ جب تک اس کی مکمل تفصیل سامنے نہ ہو اس وقت تک اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

0755 2543175